پیکران فسق و الحاد کی نشست گاہیں اور اجتماع گاہیں (ص ۵)۔ کتاب کے ابتدائی صفحات میں یہ کلمات کسی دل جلے کی آہوں کا دھواں نہیں' بلکہ اخلاص' حقائق' منطق اور مشاہدات کے امتزاج سے ترتیب دیا گیا مقدمہ ہے۔

جناب علی مطہر نے' کچھ عرصہ پہلے' مولانا عامر عثمانی کے علمی آثار کو ترتیب دینے کے بلند پایہ کام کا آغاز کیا تھا۔ وہ بڑے تسلسل کے ساتھ ایک کے بعد دوسری پیش کش سے ذخیرۂ علم و دانش میں اضافہ کرتے جا رہے ہیں۔ اسی سلسلہ سعادت میں یہ کتاب بھی منظرعام پر آئی۔ اس کتاب کا ماخذ' عامر مرحوم کا رفیع الشان ماہ نامہ تجلّی' رام پور ہے۔ اس میں مولانا عامر کے پانچ اور دوسرے اہل علم حضرات (مولانا صدرالدین اصلاحی' مولانا محمد امام الدین رام نگری' مولانا سیف اللہ خالد' ابواختر اعظمی اور محمد نواز وغیرہ) کے سات مضامین شامل ہیں۔

ان مضامین کی بنیاد وحیدالدین خاں کی کتاب تعبیر کی غلطی بنی' جس میں انھوں نے فریضۂ اقامت دین کے لیے مولانا مودودی مرحوم کی تشریح اور جدوجہد کا ابطال کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس 'فرد قرارداد جرم' کا جواب فاضل مقالہ نگاروں نے کسی طعن و تشنیع کے بجائے دلائل و براہین سے دیا ہے' اور ان کے فکری واہمے کا حدود اربعہ پیش کیا ہے۔

سیف اللہ خالد کا کہنا ہے: ''وحیدالدین کی فکر کا خلاصہ یہ ہے کہ بھارت سمیت دنیا بھر کے مسلمانوں کو' آزاد ہوں یا محکوم' اقلیت میں ہوں یا اکثریت میں' غیرمسلموں کے ہاتھوں مار کھاتے اور ذلیل ہوتے رہنا چاہیے اور [انھیں] اف تک کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس طرح ان کے سارے مسائل آپ سے آپ حل ہو جائیں گے (ص ۱۳)۔ مسلمانوں کے ساتھ آج جو کچھ ہو رہا ہے اس کے تنہا ذمہ دار مسلمان ہیں' غیرمسلموں کا اس میں کوئی حصہ اور قصور نہیں ہے (ص ۱۱)۔ خان صاحب کے اس خود ملامتی مرض کے متعدد شاخسانے ان کی تحریروں میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ موصوف کی اپنی: ''تعبیر کی غلطی اور کج فکری کی داستان بہت لمبی ہے۔ اس کی کچھ جھلکیاں اس کتاب میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ اس فکر کو پاکستان میں بھی درآمد کیا اور فروغ دیا جا رہا ہے''۔ (ص ۱۴) (س - م خ)

الصدیقؓ، پروفیسر علی محسن صدیقی۔ ناشر: قرطاس (ادارہ تصنیف و تالیف و ترجمہ) پوسٹ بکس نمبر ۸۴۵۳، کراچی یونی ورسٹی، کراچی-۷۵۲۷۰۔ صفحات: ۴۰۰۔ قیمت، مجلد: ۳۵۰ روپے، غیر مجلد: ۳۰۰ روپے۔

پاکستان کے مشہور مؤرخ پروفیسر علی محسن صدیقی (پ: ۱۹۲۹ء) کراچی یونی ورسٹی کے شعبہ اسلامی تاریخ سے وابستہ رہے ہیں۔ آپ نے ۱۱ کتابوں کے علاوہ ۱۰۰ کے قریب تحقیقی مقالات بھی تحریر کیے۔ زیرتبصرہ کتاب اسلامی تاریخ کے بنیادی، نہایت اہم اور پیچیدہ بحرانی دور سے تعلق رکھتی ہے۔ گو یہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی مکمل و مستند سیرت سے متعلق ہے لیکن یہ داستان ایک عظیم بحران کی تاریخ بھی ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کے آخری لمحات میں اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔ فتنۂ ارتداد اور انکار زکوٰۃ کی وجہ سے اسلام سمٹ کر دو تین شہروں تک محدود ہوگیا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس بحران پر برہان سے قابو پایا اور دوبارہ اسلام کی حکومت جزیرہ عرب پر قائم کردی جس کے بعد اسلام کی قوت بہاؤ کفر کی سلطنتوں کو بہا لے گئی۔ ان کی حکومت کا یہ مختصر زمانہ ہی ثابت کرنے کے لیے کافی ہے کہ وہ واقعی افضل الناس بعدالانبیا اور خلیفۃ الرسول بلافصل کہلانے کے حق دار تھے۔ ان کی فراست ایمانی اور قیادت برہانی نے اسلام کو دوبارہ متمکن کردیا۔

کتاب جدید انداز میں لکھی گئی ہے جو ۱۳ ابواب پر مشتمل ہے۔ پروفیسر صدیقی صاحب نے سیرت صدیقؓ سے متعلقہ تمام مسائل پر بحث کی ہے اور اپنا تجزیہ اور قول فیصل بیان کیا ہے۔ مستشرقین کے اعتراضات کا بھی جواب دیا ہے۔ (ن-ا-ا)

سربکف، سربلند، حافظ محمد ادریس۔ ناشر: مکتبہ احیاے دین، منصورہ، لاہور۔ صفحات: ۱۷۶۔ قیمت: ۷۰ روپے۔

حافظ محمد ادریس ایک مصنف ہی نہیں، عمدہ مقرر بھی ہیں اور مُربی اور منتظم بھی، اور اہم تر بات یہ کہ تحریک اسلامی کے رہنما ہیں۔ وہ دعوتِ اسلامی کے علم بردار ہیں اور مبلغ بھی اور ان کی یہ شناخت ان کی تحریروں اور تقریروں سے نمایاں ہے۔ سرسوں کے پھول اور ناقۂ بے زمام ان کے افسانوں کے مجموعے ہیں۔ کشمیریوں کے کرب کو انھوں نے افسانوں کے مجموعے